ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی نعت گو

زمانہ قبل از اسلام یعنی دور جاہلیت کی شاعری کے اصناف سخن کا تجزیہ کیا جائے تو ہمیں عام طور پر حماسہ و فخر ، مدح ، مرثیہ ، ہجو ، وصف ، ادب یعنی حکمت و امثال پر شعر ملتے ہیں ۔ ان اصناف سخن میں سے جاہلی عربوں کی سب سے مقبول صنف حماسہ و فخر تھی ۔ یہی وجہ ہے کہ ابو تمام کے دیوان الحماسہ کا تقریباً نصف اول صرف اسی صنف سخن پر مشتمل ہے اور باقی جملہ اصناف سخن کا انتخاب بقیہ نصف کتاب میں مندرج ہے ۔

حماسہ کے بعد جاہلی دور کی دوسری مقبول ترین صنف سخن مدح تھی ۔ مرثیہ کا شمار بھی مدح ہی میں کیا جائے گا کیونکہ اس کا اصل مفہوم مدح المیت ہوتا ہے ۔ جاہلی دور میں مدح گوئی کا عام رواج تھا ۔ شاعر قبیلہ سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ اپنے قبیلے کے نامور افراد کے کارہائے نمایاں کا ذکر اپنے اشعار میں کرے اور ان کی بنا پر ان کی تعریف کرے ۔ یا اگر قبیلے نے بحیثیت مجموعی کوئی قابل ستائش کارنامہ انجام دیا ہو تو اس کو اپنا موضوع سخن بنائے ۔ اس دور کی مدح میں تصنع و تکلف نہ ہوتا ۔ جاہلی شاعر ممدوح کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے نہ ملاتا اور المتنبی کی طرح مبالغہ فی المدح کا ارتکاب نہ کرتا ۔ وہ وہی بات کہتا جو درحقیقت معرض وجود میں آئی ہوتی ۔ مضمون آفرینی اور کذب بیانی سے ان کا دامن پاک تھا ۔ ان کی مدح سچی ہوتی اور واقعات کے عین مطابق ۔ ان کے خیال میں بہترین شعر وہ تھا جس کو سن کر سامع بول اٹھتے : صدقت (واقعی سچ ہے) اس بارے میں زہیر بن ابی سلمٰی کا یہ شعر بہت مشہور ہے :

و ان اشعر بیت انت قائلہ لبیت یقال اذا انشدتہ صدق

اسی زہیر سے ایک مرتبہ کسی سردار نے مدح کی فرمائش کی تو اس نے جواباً کہا :

فاصنع حتی اقول (کچھ کر کے دکھاؤ تو کہوں)

مدح کے ساتھ ساتھ اس دور میں ہجو گوئی بھی کی جاتی تھی ، وہ اپنے مخالف و معاند قبائل کو ان کے مثالب کی بنا پر عار دلاتے تھے ، لیکن یہاں بھی وہ صداقت سے دور نہ جاتے اور کلام فحش و بیہودہ سے احتراز کرتے تھے ، مختصر یہ کہ عربی زبان میں مدح و ہجو گوئی اتنی ہی قدیم ہے جتنا عربی شعر خود ۔

عربی زبان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل و شمائل حمیدہ کی مدح و توصیف کے بارے میں اشعار کو مدح النبی یا مدائح النبویہ کہتے ہیں - اردو میں ایسے اشعار کے لیے نعت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جو عربی میں عام طور پر مستعمل نہیں -[۱] اس لفظ کے لغوی معنی ''وصف الشئی بما فیہ من حسن'' کے ہیں اور یہ صرف اچھے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے - ''و لا یقال فی القبیح الا ان یتکلف متکلف ، فیقول نعت سوء''۔ مدح ھجاء کا نقیض یعنی ضد ہے اور اس کے معنی حسن الثناء کے ہیں[۲]-

عربی زبان میں آنحضور کی سب سے پہلی مدح آپ کے عم بزرگوار حضرت ابو طالب نے منظوم کی تھی - جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علانیہ تبلیغ اسلام شروع کی تو مشرکین مکہ نے اپنے خاندان بنو ہاشم کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آنحضور کی حفاظت کریں اور انھیں کفار و مشرکین مکہ کی چیرہ دستیوں سے بچائیں - ابو لھب کے علاوہ سب نے حضرت ابو طالب کی بات پر لبیک کہا اور آنحضور کی حمایت میں سینہ سپر ہوگئے - اس پر ابو طالب نے اپنے خاندان کے بارے میں ایک قصیدہ کہا جس میں آنحضور کے شمائل و خصائل حمیدہ کا تذکرہ کرکے بنو ہاشم کو ان کی حمایت پر مزید ابھارا - اس قصیدے کے کچھ اشعار یہ ہیں -[۳]

اذا اجتمعت یوماً قریش لمفخر　　فعبد مناف سرھا و صمیمھا
و ان فخرت یوما فان محمد　　ھو المصطفی من سرھا و کریمھا

قریش کی آتش غیض و غضب بڑھتی ہی چلی گئی اور حضرت ابو طالب اپنے اثر و رسوخ کے باوجود آنحضور اور مسلمانوں کو ان کے پنجہ ستم سے نہ بچا سکے - ان حالات میں انھوں نے اپنا مشہور لامیہ قصیدہ کہا جس میں انھوں نے قریش میں اپنی عالی نسبی کا تذکرہ کیا - قریش کے جور و ستم سے حرم کعبہ کی پناہ مانگی - اشراف قریش کے ساتھ اپنے پرانے تعلقات اور موجودہ بے رخی کا تذکرہ کیا - اس کے ساتھ ساتھ آنحضور صلعم کے اوصاف حمیدہ اور شمائل حسنہ کا تذکرہ کرکے اس بات کا اعلان کیا کہ وہ کسی حالت میں بھی آنحضور کی حمایت سے دستکش نہیں ہوں گے - اس قصیدے کی جلالت شان اور فصاحت و بلاغت پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ ابن کثیر اپنی مشہور کتاب البدایۃ و النہایۃ میں لکھتے ہیں :

ھذہ قصیدۃ عظیمۃ بلیغۃ جدا - لا یستطیع یقولھا الا من نسبت الیہ - وھی افحل من المعلقات السبع ، و ابلغ فی تأدیۃ المعنی فیھا جمیعھا.[٤]

البدایۃ میں یہ قصیدہ ۹۲ اشعار پر مشتمل ہے لیکن ابن ہشام نے تین مزید اشعار روایت کیے ہیں - ابن کثیر کے قول کے مطابق الاموی نے اپنی مغازی میں ان اشعار کے علاوہ اور اشعار بھی روایت کیے ہیں -

اس قصیدے میں حضرت ابو طالب آنحضور صلعم کی مدح میں فرماتے ہیں :٭

و لما رایت القوم لا ود فیہم ... و قد قطعوا کل العری و الوسائل
و قد صارحونا بالعداوۃ و الاذی ... و قد طاوعوا امر العدو المزایل
و قد حالفوا قوماً علینا اظنۃ ... یعضون غیظا خلفنا بالانامل
صبرت لہم نفسی بسمراء سمحۃ ... و أبیض عضب من تراث المقاول
واحضرت عندالبیت رھطی واخوتی ... و امسکت من اثوابہ بالوصائل
اعوذ برب الناس من کل طاعن ... علینا بسوء او ملح بباطل
و ثور و من ارسی ثبیراً مکانہ ... وراق لیرقی فی حراء و نازل
و بالبیت حق البیت من بطن مکہ ... و باللہ ان اللہ لیس بغافل
و بالحجر المسود اذ یمسحونہ ... اذا اکتنفوہ بالضحی و الاصائل
کذبتم و بیت اللہ نترک مکۃ ... و نظعن الا امرکم فی بلابل
کذبتم و بیت اللہ نبذی محمداً ... و لما نطاعن دونہ و نناضل
و نسلمہ حتی نصرع حولہ ... و نذھل عن ابنائنا و الحلائل
و ینہض قوم بالحدید الیکم ... نہوض الروایا تحت ذات الصلاصل
وحتی نری ذا الضغن یرکب ردعہ ... من الطعن فعل الانکب المتحامل
و انا لعمر اللہ ان جد ما اری ... لتلتبسا اسیافنا بالاماثل
بکفی فتی مثل الشہاب سمیدع ... اخی ثقۃ حامی الحقیقۃ باسل
شہوراً و ایاماً و حولا محرما ... علینا و تاتی حجۃ بعد قابل
و ما ترک قوم ـ لا ابالک ـ سیداً ... یحوط الذمار غیر ذرب موا کل
و ابیض یستسقی الغمام بوجہہ ... ثمال الیتامی عصمۃ للا رامل
یلوذ بہ الہلاک من آل ھاشم ... فہم عندہ فی رحمۃ و فواضل
لعمری لقد اجری اسید وبکرہ ... الی بغضنا و جزآنا لا کل
و عثمان لم یربع علینا و قنفذ ... و لکن اطاعاً امر تلک القبائل
اطاعا أبیا و ابن عبد یغوثہم ... و لم یرقبا فینا مقالۃ قائل
لعمری لقد کلفت و جداً با حمد ... و اخوتہ دأب المحب المواصل
فمن مثلہ فی الناس ای مؤمل ... اذا قاسہ الحکام عند التفاضل
حلیم رشید عادل غیر طائش ... یوالی الہا لیس عنہ بغافل
کریم المساعی ماجد و ابن ماجد ... لہ ارث مجد ثابت غیر ناصل
و ایدہ رب العباد بنصرہ ... و اظہر دینا حقہ غیر زائل
فو اللہ لولا ان اجئی بسبۃ ... تجر علی اشیاخنا فی المحافل
لکنا تبعناہ علی کل حالۃ ... من الدھر جدا غیر قول التہازل
لقد علموا ان ابننا لا مکذب ... لدینا ولا یعنی بقول الاباطل

فاصبح فینا احمد فی ارومة | یقصر عنها سورة المتطاول
حدبت بنفسی دونه و حمیته | و دافعت عنه بالذری و الکلاکل

جب حضرت ابو طالب شعب میں بنو ہاشم کے ہمراہ محصور ہوئے تو انھوں نے ایک اور قصیدہ کہا جس میں انھوں نے قریش کی عہد شکنیوں اور ستم رانیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد حضور کی مدح میں بہت سے شعر کہے:[۶]

ألا ابلغا عنی علی ذات بیننا | لؤیا و خصا من لؤی بنی کعب
الم تعلموا انا و جدنا محمداً | نبیاً کموسی خط فی اول الکتب
و ان علیه فی العباد محبة | ولا خیر ممن خصه الله بالحب
و ان الذی الصقتموا من کتابکم | لکم کائن نحسا کراغیة السقب
افیقو افیقوا قبل ان یحفر الثری | و یصبح من لم یجن ذنبا کذی الذنب
و لا تتبعوا امر الوشاة و تقطعوا | اواصرنا بعد المودة و القرب
و تستجلبوا حربا عوانا و ربما | امر علی من ذاقه حلب الحرب
فلسنا و رب البیت نسلم احمداً | لعزاء من عض الزمان و لا کرب
و لما تبن منا و منکم سوالف | و اید اترت بالقساسیة الشهب
الیس ابونا هاشم شد ازره | و اوصی بنیه بالطعان و بالضرب
و لسنا نمّل الحرب حتی تملنا | ولا نشتکی ماقد ینوب من النکب
و لکننا اهل الحفائظ و النهی | اذا طار ارواح الکماة من الرعب

تاریخی ترتیب کے اعتبار سے حضرت ابو طالب کے بعد آنحضور کا دوسرا اہم مادح مشہور و معررف جاھلی شاعر اعشی بن قیس تھا جس کا شمار اصحاب معلقات میں کیا جاتا ہے اور جو فصاحت و بلاغت میں جاھلی دور میں امتیاز کا حامل تھا۔ اس نے آنحضرت کی مدح میں ایک بلیغ دالیة قصیدہ نظم کیا اور اسلام لانے کے لیے آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا جب مکہ کے قریب پہنچا تو اس کی ملاقات مشرکین قریش سے ہوئی۔ جب اس نے تذکرہ کیا کہ وہ تو اسلام لانے کے لیے آیا ہے تو انھوں نے کہا: ”محمد تو زنا سے روکتے ہیں“۔ اعشی نے کہا: ”مجھے اس کی خواہش نہیں“۔ انھوں نے کہا: ”وہ تو شراب سے بھی روکتے ہیں“۔ اعشی نے کہا: میں اس سال واپس چلا جاؤں گا۔ اگلے برس آؤں گا اور شراب سے توبہ کر کے آؤں گا“۔ کہتے ہیں کہ اعشی واپس لوٹ گیا لیکن اسے دوبارہ آنا نصیب نہ ہوا۔ اپنے مدحیہ قصیدے میں وہ آنحضور کی تعرف میں کہتا ہے:[۷]

الم تغتمض عیناک لیلة ارمدا | و بت کما بات السلیم مسهدا
وما ذاک من عشق النساء و انما | تناسیت قبل الیوم خلة مهددا
و لکن اری الدهر الذی هو خائن | اذا اصلحت کفای عاد فافسدا

و آلیت لا آوی لهـا من کلالة ولا من حفـی حتی تلاق محمدا
متی ما تناخی عند باب ابن هاشم تراحی و تلقی من فواضله ندی
نبی یـری ما لا ترون و ذکره اغـار لعمری فی البلاد و انجدا
له صدقـات مـا تغب و نائـل فلیس عطـاء الیوم مانعه غـدا
اجـدک لم تسمع وصاة محمـد نبی الا له حیث اوصی و اشهدا
اذا انت لم ترحل بزاد من التقی ولا قیت بعد الموت من قد تزودا
ندمت علی ان لا تکون کمثله فترصد للامر الذی کان ارصدا
فایاک و المیتـات لا تقـربنهـا ولا تاخذن سهما حدیدا لتقصدا
و ذا النصب المنصوب لاتنسکنه ولا تعبد الا وثان و الله فاعبدا
ولا تقـربن جـارة کان سرهـا علیک حراما فانسکحن او تابدا
و ذا الرحم القـربی فلا تقطعنـه لعـاقبـة ولا الاسیر المقیـدا
و سبح علی حین العشیة و الضحی ولا تحمد الشیطان و الله فاحمدا
ولا تسخرن من بائس ذی ضرارة ولا تحسبن المـال للمرء مخلدا

مکہ کے نواحی شہر طائف کے شاعر امیہ بن ابی الصلت جس کا شمار حنفاء کے زمرے میں کیا جاتا ہے نے بھی آنحضور کی مدح میں شعر کہے۔ ابن ہشام اور سیرت و رجال کی دیگر کتابوں میں مذکور ہے کہ وہ غزوہ بدر کے بعد یہ شخص آنحضور کی خدمت میں حاضر ہونے کے ارادہ سے نکلا اور ایک بلیغ قصیدہ آپ کی مدح میں کہا۔ جب قریش مکہ کو خبر ہوئی تو انھوں نے مقتولین بدر کا واسطہ دے کر اسے آنحضور کے پاس آنے سے باز رکھا۔ اس جنگ میں امیہ کے دو خالہ زاد عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ قریش کی جانب سے مارے گئے تھے۔ اس قصیدہ کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

محـمـداً ارسلـه بـالهـدی فـعـاش غنیـا و لم یهتـضم
عـطـاء مـن الله اعطیـتـه و خص بـه الله اهـل الحـرم
و قـد علمـوا انـه خیرهـم و فی بیتهم ذی الندی و الکرم
اطیـعـو الـرسول عـباد الاله تنجـون مـن شر یـوم الـم

جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے تو قریش کی آتش غیظ و غضب مزید بھڑک اٹھی۔ انھوں نے ایک جانب تو مسلمانوں کو مدینہ سے نکالنے کے لیے یہود مدینہ اور دیگر قبائل کے ساتھ ریشہ دوانیاں شروع کر دیں اور دوسری جانب شعراء قریش نے اسلام اور آنحضور کے خلاف ہجو گوئی کی صورت میں شدید معاندانہ پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ اس پروپیگنڈا کا جواب ضروری تھا۔ صحابہ نے آنحضور سے اجازت طلب کی کہ حضرت علی کو اس کام پر مامور کیا جائے لیکن آپ نے فرمایا: ''مـا یمنع القوم الذی نصروا رسول اللہ

بسنانهم ان ینصروه بالسنتهم"۔ یہ سن کر حضرت حسان نے فرمایا : "یا رسول اللہ یہ کام میں انجام دوں گا"۔ اس طرح حضرت حسان کو شاعر الاسلام اور شاعر النبی بننے کا شرف حاصل ہوا۔ مشرکین مکہ کے ساتھ ان شعری و ادبی معرکوں میں دیگر انصاری شعراء یعنی کعب بن مالک انصاریؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ انصاری نے بھی حضرت حسان کا ہاتھ بٹایا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان انصاری شعراء نے آنحضور کے اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ کے بارے میں مدحیہ قصائد بھی لکھے۔ حضرت حسان کے دیوان کا بیشتر حصہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اشعار پر مشتمل ہے اور آنحضور کے بارے میں ان کے ان اشعار کو بہت پسند کیا جاتا ہے :

و جبریل رسول الله فینا   و روح القدس لیس له کفاء
و قال الله قد ارسلت عبدا   یقول الحق ان نفع البلاء
شهدت به فقوموا صدقوه   فقلتم لا نقوم ولا نشاء
و قال الله قد سیرت جندا   هم الانصار عرضتها اللقاء
لنا فی کل یوم من معد   سباب او قتال او هجاء
فنحکم بالقوافی من هجانا   و نضرب حین تختلط الدماء
الا ابلغ ابا سفیان عنی   فانت مجوف نخب هواء
بان سیوفنا ترکتک عبدا   و عبد الدار سادتها الاماء
هجوت محمداً فاجبت عنه   و عندالله فی ذاک الجزاء
اتهجوه و لست له بکفء   فشر کما لخیر کما الفداء
هجوت مبارکا برا حنیفا   امین الله شیمته الوفاء
فمن یهجو رسول الله منکم   و یمدحه و ینصره سواء
فان ابی و والده و عرضی   لعرض محمد منکم وقاء
فاما تثقفن بنو لوی   جذیمة ان قتلهم شفاء
اولئک معشر نصروا علینا   ففی اظفارنا منهم دماء
و حلف الحرث بن ابی ضرار   و حلف قریظة منا براء
لسانی صارم لا عیب فیه   و بحری لا تکدره الدلاء
و احسن منک لم ترا قط عینی   و اجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرءا من کل عیب   کانک قد خلقت کما تشاء

آنحضرت کی مدح میں حضرت حسان کا یہ قصیدہ بھی بہت مشہور ہے :

اغر علیه للنبوة خاتم   من الله مشهود یلوح و یشهد
و ضم الا له اسم النبی الی اسمه   اذا قال فی الخمس الموذن اشهد
و شق له من اسمه لیجله   فذا العرش محمود و هذا محمد

نبی اتانا بعد یاس و فترة — من الرسل والاوثان فی الارض تعبد
فامسی سراجا مستنیرا و هادیا — یلوح کما لاح الصقیل المهند
و انذرنا نارا و بشر جنة — و علمنا الاسلام فاللہ نحمد
و انت الہ الخلق ربی و خالقی — بذلک ما عمرت فی الناس اشھد
تعالیت رب الناس عن قول من دعا — سواک الھا انت اعلی و امجد
لک الخلق و النعماء والامر کلہ — فایاک نستھدی و ایاک نعبد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی دور کے مدح سراؤں میں کعب بن زہیر بن ابی سلمی کا تذکرہ بھی ضروری ہے - زہیر بن سلمی کے بیٹے بجیر نے فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کر لیا تھا - جب کعب کو بجیر کے اسلام لانے کا علم ہوا تو اس نے اپنے بھائی کو کچھ اشعار لکھ کر بھیجے جن میں اسے اسلام قبول کرنے سے روکا - ان اشعار میں بعض سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا پہلو بھی نکلتا تھا - جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپ نے اس کا خون مباح قرار دیدیا - بجیر نے کعب کو اس کی اطلاع دی اور کہا کہ اگر تمہیں اپنی جان عزیز ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگو - آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں معاف کر دیں گے - اگر تمہیں یہ منظور نہیں تو پھر یہ ملک چھوڑ کر بھاگ جاؤ - جب یہ خط کعب کو ملا تو ابن قتیبہ کے قول کے مطابق زمین اپنی وسعتوں کے باوجود اس پر تنگ ہو گئی - اس عالم میں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اپنا لامیہ قصیدہ نظم کیا اور مدینہ پہنچا - وہاں حضرت ابوبکر کے وسیلے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی خواہش کے پیش نظر اسے معاف کر دیا - بعد اذاں اس نے اپنا مشہور و معروف قصیدہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا - یہ قصیدہ ابن ہشام میں موجود ہے اور ساٹھ اشعار پر مشتمل ہے - اس قصیدے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور نعت میں یہ اشعار خاص طور پر قابل ذکر ہیں :۹

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول — متیم اثرھا لم یفد مکبول
و ما سعاد غداة البین اذ رحلوا — الا اغن غضیض الطرف مکحول
ھیفاء مقبلة عجزاء مدبرة — لا یشتکی قصر منھا ولا طول
فیالھا خلة لو انھا صدقت — بوعدھا او لو ان النصح مقبول
نبئت ان رسول اللہ اوعدنی — و العفو عند رسول اللہ مأمول
مھلا ھداک الذی اعطاک نافلة — القرآن فیھا مواعیظ و تفصیل
لا تاخذنی باقوال الوشاة ولم — اذنب ولو کثرت فی الاقاویل
لقد اقوم مقاماً لو یقوم بہ — یری و یسمع ما قد اسمع الفیل

لظل یرعد الا ان یکون له — من الرسول باذن الله تنویل
ما زلت اقتطع البیداء مدرعا — جنح الظلام و ثوب اللیل مسدول
حتی وضعت یمینی ما انازعها — فی کف ذی نقمات قیله القیل
فلهو اخوف عندی اذ اکلمه — و قیل انک منسوب و مسئول
ان الرسول لنور یستضاء به — مهند من سیوف الله مسلول
فی عصبة من قریش قال قائلهم — ببطن مکة لما اسلموا : زولوا
زالوا فما زال انکاس ولا کشف — عند اللقاء ولا میل معازیل
شم العرانین ابطال لبوسهم — من نسج داود فی الهیجا سرابیل
بیض سوابغ قد شکت لها خلق — کانها حلق القفعاء مجدول
لیسوا مفاریح ان نالت رماحهم — قوماً و لیسوا مجازیعا اذا نیلوا
یمشون مشی الجمال الزّهر یعصمهم — ضرب اذا عرد السود التنابیل
لا یقع الطعن الا فی نحورهم — و ما لهم عن حیاض الموت تهلیل

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ قصیدہ سن کر اتنے خوش ہوئے کہ آپ نے کعب کو اپنا بردہ مبارک انعام میں دیا ۔ حضرت معاویہ نے بعد میں کعب کی اولاد سے یہ چادر ۲۰ ہزار درہم میں خرید لی ۔

مشہور مخضرم شاعر نابغہ جعدی نے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اشعار کہے ۔ نابغہ جعدی زمانہ جاہلیت میں بھی نہایت عفت و پاکبازی کی زندگی بسر کرتا تھا ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام لایا اور ایک قصیدہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جس میں یہ اشعار بھی تھے :

اتیت رسول الله اذ جاء بالهدی — و یتلو کتاباً کالمجرة نیرا
بلغنا السماء مجدنا وجدودنا — و انا لنرجو فوق ذلک مظهرا

آنحضور صلی اللہ علیہ نے پوچھا ابو لیلی آسمان سے آگے کہاں پہنچنے کا ارادہ ہے بولے جنت میں ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ان شاء اللہ ۔ اس قصیدے میں یہ شعر بھی تھے :

ولا خیر فی حلم اذا لم یکن له — بوادر تحمی صفوه ان یکدرا
ولا خیر فی جهل اذا لم یکن له — حلیم اذا ما اورد الأمر اصدرا

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قصیدے کو سن کر اتنے خوش ہوئے کہ اس کو دعا دی کہ تمہارا منہ کبھی شکستہ نہ ہو ۔ مروی ہے کہ نابغہ نے ۱۲۰ برس کی عمر پائی لیکن اس کا کوئی دانت نہ ٹوٹا ۔[۱۰]

ایک دفعہ شدید قحط سال کے دور میں آلحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا فرمائی ۔ اللہ تعالی نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور موسلادھار بارش ہونے لگی۔ بنو کنانہ کے ایک شاعر نے اس موقعہ پر سے آنحضور کی مدح میں یہ شعر کہے (۱۱) :

لک الحمد و الحمد ممن شکر   سقینا بوجہ النبی المطر
دعا اللہ خالقہ دعوۃ   الیہ و اشخص منہ البصر
فلم یک الا کاف الر دا   ء و اسرع حتی راینا الدرر
رقان العوالی عم البقا   ع اغاث بہ اللہ عیبنا مضر
و کان کما قالہ عمہ   ابو طالب : ابیض ذو غرر
بہ اللہ یسقی بصوب الغما   م ، و ھذا العیان کذاک الخبر
فمن یشکر اللہ یلقی المزیر   د و من یکفر اللہ یلقی الغیر

کعب بن مالک رض انصاری رض نے میدان اُحد سے کفار مکہ کے فرار کے بعد آنحضور کی مدح میں فرمایا ۔ (۱۲)

سائل قریشا غداۃ السفح من احد   ما ذا لقینا و ما لاقوا من الھرب
فینا الرسول شھاب ثم نتبعہ   نور مضیء لہ فضل علی الشھب
الحق منطقہ و العدل سیرتہ   فمن یجبہ الیہ ینج من تبب
نمضی و یذمرنا فی غیر معصیۃ   کانہ البدر لم یطبع علی الکذب
بدا لنا فاتبعناہ نصدقہ   و کذبوہ فکنا اسعد العرب
جالوا و جلنا فما فاؤوا وما رجعوا   و نحن نثفنھم لم نال فی الطّلب
لیسا سواء و شتی بین امرھما   حزب الالہ واھل الشرک و النصب

مشہور انصاری شاعر عبداللہ بن رواحہ رض جب جنگ موتہ میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے تو انھوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے الوداع ہوتے ہوئے آپ کی مدح میں یہ اشعار کہے :۱۱

فثبت اللہ ما آتاک من حسن   تثبیت موسی و نصرا کالذی نصرا
انی تفرست فیک الخیر نافلۃ   اللہ یعلم انی ثابت البصر
انت الرسول فمن یحرم نوافلہ   و الوجہ منہ فقد ازری بہ القدر
فثبت اللہ ما آتاک من حسن   فی المرسلین ونصراً کالذی نصروا
انی تفرست فیک الخیر نافلۃ   فراسۃ خالفت فیک الذی نظروا

سیرۃ و رجال کی کتابوں میں ابتدائی دور کے جن دیگر مادحین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ملتا ہے ، ان میں حضرت ابو قیس بن اسلت رض ، حضرت

ابوبکرصدیق رضؓ، حضرت مالک بن نمط رضؓ، حضرت سعد ابن ابی حضرت وقاص رضؓ، حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضؓ، حضرت طالب ابن ابی طالب رضؓ، اور حضرت ابن الزبعری رضؓ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں -

حضرت حسان بن ثابت رضؓ نے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اتنے فصیح و بلیغ اشعار کہے ہیں وہاں آپ کی وفات پر انتہائی دل سوز مراثی بھی قلم بند کیے ہیں - آپ کا یہ دل گداز مرثیہ حضرت حسان رضؓ کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گہری محبت اور آپ کی وفات حسرت آیات پر حضرت حسان رضؓ کے انتہائی شدید رنج و الم کا مظہر ہے :

بطیبة رسم للرسول و معهد   منیر و قد تعفو الرسوم و تهمد
ولا تنمحی الایات من دار حرمت   بها منبر الهادی الذی کان یصعد
و واضح آثار و باقی معالم   و ربع له فیه مصلی و مسجد
بها حجرات کان ینزل وسطها   من الله نور یستضاء و یوقد
معارف لم تطمس علی العهد ایها   اتاها البلی فالایٔ منها تجدد
عرفت بها رسم الرسول و عهده   و قبرا بها واراه فی الترب ملحد
ظللت بها ابکی الرسول فاسعدت   عیون و مثلاها من الجفن تسعد
یذکرن آلاء الرسول وما اری   لها محصیا نفسی فنفسی تبلد
مفجعة قد شفها فقد احمد   فظلت لا لاء الرسول تعدد
فبورکت یا قبرالرسول وبورکت   بلاد ثوی فیها الرشید المسدد
و بورک لحد منک ضمن طیبا   علیه بناء من صفیح منضد
تهیل علیه الترب ایدِ و اعین   علیه و قد غارت بذلک اسعد
لقد غیبوا حلماً و علماً و رحمة   عشیة علوه الثری لا یوسد
و راحوا بحزن لیس فیهم نبیهم   و قد وهنت منهم ظهور و اعضد
یبکون من تبکی السموات یومه   ومن قد بکته الارض فالناس اکمد
و هل عدلت یوماً رزیة هالک   رزیة یوم مات فیه محمد
تقطع فیه منزل الوحی عنهم   و قد کان ذا نور یغور و ینجد
یدل علی الرحمن من یقتدی به   و ینقد من هول الخزایا و یرشد
امام لهم یهدیهم الحق جاهدا   معلم صدق ان یطیعوه یسعدوا
فاصبح محمودا الی الله راجعاً   یبکیه جفن المرسلات و یحمد
فبکی رسول الله یا عین عبرة   ولا اعرفنک الدهر دمعک یجمد
و ما لک لا تبکین ذا النعمة التی   علی الناس منها سابغ یتغمد
فجودی علیه بالدموع و اعولی   لفقد الذی لا مثله الدهر یوجد

و مــا فقــد الماضون مثل محمد ۔۔۔ ولا مثلــه حتى القيــامــة يفقــد
اعف و اوفى ذمــة بعــد ذمــة ۔۔۔ و اقــرب منــه نــائلا لا ينكد
و ابــذل منــه للطريف و تــالد ۔۔۔ اذا ضن معطــاء بمــا كان يتلد
واكرم صيتا فى البيوت اذا انتمى ۔۔۔ و اكــرم جــدا ابطحيــا يسود
مع المصطفى ارجو بذاک جواره ۔۔۔ وفى نيل ذاک اليوم اسعى واجهد

حوالے

۱- النعت : وصفک الشیء تنعته بما فیه و تبالغ فی وصفه قال ابن الاثیر : النعت : وصف الشیء بما فیه من حسن ولا یقال فی القبیح الا ان یتکاف متکلف ، فیقول : نعت سوء و الوصف یقال فی الحسن و القبیح ۔ لسان العرب ۲/۱۰۰
۲- المدح : نقیض العجاء وهو حسن الثناء ۔ اللسان ۲/۵۸۹
۳- البدایة و النهایة ۳/۴۹ ۔
۴- نفس المرجع ۳/۵۷ ۔
۵- البدایة و النهایة : ۳/۵۳—۵۷ ، سیرة ابن هشام : ۱/۲۸۶—۲۹۷ ۔
۶- البدایة و النهایة : ۳/۸۷ ، سیرة ابن هشام : ۱/ ۔
۷- البدایة و النهایة : ۳/۱۰۱ ، سیرة ابن هشام : ۱/۶۱۱ ۔
۸- فی کتاب الشعر و الشعرا : صاقت علیه الارض بما رحبت ۔
۹- سیرة ابن هشام : ۴/۱۵۲ ۔
۱۰- کتاب الشعر و الشعراء ۔
۱۱-
۱۲-
۱۳- سیرة ابن هشام : ۳/۴۲۸ ۔
۱۴- سیرة ابن هشام : ۴/۳۴۶ ۔